بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقروض کا قرض ادا کرنے سے زکاۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے اپنی زکوۃ کی رقم بکر کے اکاونٹ میں بھیجی اور کہا کہ کسی مستحق زکوۃ کو یہ رقم دے دو، کچھ دیر بعد بکر کے مستحق زکوۃ دوست عمرو کا اسے فون آیا، بکر نے اسے زکوۃ کی رقم کے حوالے سے بتایا، تو اس نے بتایا کہ اس نے کسی سے قرض لیا ہوا ہے، لہذا تم زکوۃ کی اس رقم پر قبضہ کرکے فلاں کو میری طرف سے قرض کی مد میں یہ رقم پہنچادو، چنانچہ بکر نے عمرو کی طرف سے وہ رقم، فلاں بندے تک قرض کی ادائیگی میں پہنچادی۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس صورت میں زید کی زکوۃ ادا ہوگئی یا نہیں؟

جواب

صورت مسئولہ میں زید کی زکوۃ ادا ہوچکی ہے، کہ بکر زید کی طرف سے زکوۃ کی ادائیگی کا وکیل تھا، پس جب بکر نے مستحق زکوۃ عمرو کی اجازت سے اس کا قرض ادا کرنے کے لیے اس کے دائن (قرض دینے والے) کو رقم دی، تو دائن (قرض دینے والے) نے جو اس پر قبضہ کیا، وہ اولا عمرو کی طرف سے ہوا، تو یوں عمرو کا قبضہ ہوجانے کے باعث رقم مستحق زکوۃ تک پہنچ گئی تو زکوۃ ادا ہوگئی، پھر دائن نے اپنے قرض میں اسے لے لیا تو اس کا قرض بھی ادا ہوگیا۔

بحر الرائق میں ہے "لو قضى دين الحي إن قضاه بغير أمره يكون متبرعا، ولا يجزئه عن الزكاة وإن قضاه بأمره جاز، ويكون القابض كالوكيل له في قبض الصدقة كذا في غاية البيان وقيده في النهاية بأن يكون المديون فقيرا، ولا بد منه" ترجمہ: اگر کسی زندہ شخص کا دین اس کی اجازت کے بغیر ادا کیا تو ادا کرنے والا، تبرع کرنے والا شمار ہوگا اور اسے یہ زکوۃ کی طرف سے کافی نہ ہوگا اور اگر اس زندہ کی اجازت سے ادا کیا تو درست ہے اور قبضہ کرنے والا ایسے ہوجائے گا جیسے صدقہ پر قبضہ کرنے میں وکیل ہے، اسی طرح غایۃ البیان میں ہے اور نہایہ میں اس کو مقید کیا ہے، اس کے ساتھ کہ مدیون فقیر ہو اور یہ قید تو ضروری ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الزکاۃ، باب مصرف الزکاۃ، ج 02، ص 424، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے "(لا) يصرف (إلى بناء) نحو (مسجد و) لا إلى (كفن ميت وقضاء دينه) أما دين الحي الفقير فيجوز لو بأمره" ترجمہ: زکوۃ کو مسجد وغیرہ کی عمارت میں استعمال نہیں کیا جائے اور نہ میت کے کفن اور میت کے دین کی ادائیگی میں صرف کیا جائے گا، رہا زندہ فقیر کا قرض ادا کرنا تو یہ درست ہے اگر اس کی اجازت کے ساتھ ہو۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قوله: فيجوز لو بأمره) أي يجوز عن الزكاة على أنه تمليك منه والدائن يقبضه بحكم النيابة عنه ثم يصير قابضا لنفسه فتح "ترجمہ: یعنی زکاۃ کی طرف سے کفایت کرجائے گا، اس بنا پر کہ یہ اس فقیر کو مالک بنانا ہے اور دین دینے والا، اس (مدیون) کا نائب بن کر قبضہ کرے گا پھر وہ اپنے لیے قبضہ کرنے والا بن جائے گا۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، ج3، ص 341-342، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد عرفان مدنی

مصدق: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-11088

تاریخ اجراء: 01جمادی الاخرۃ1443ھ/05جنوری2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net